واکھ ہائی

میرزہ کاک

سروانند کول پریمی کاشمیری
ایم۔ اے۔ بی۔ ایڈ

کشمیر کی ایک برگزیدہ روحانی ہستی

واکھیہ ہائی

میرزہ کاکؒ

(کاک صاحب)

مصنفہ

سروانند کول، پریمی کاشمیری ایم اے۔ بی ٹی
موضع صوف۔ ڈاکخانہ ککرناگ کشمیر

قیمت :- ۵۰ نئے پیسے

ترتیب

پہلی بات

کشمیر کے سنت شاعروں میں شری میرزہ کاک کا نام قابل ذکر ہے۔ ہماری اس پوتر درتھی (پاک سرزمین) نے عظیم روحانی ہستیوں اور شاعروں کو جنم دیا ہے۔ للہ دید، اِرنہ مال، روپہ بھوانی، حبہ خاتون جیسی مشہور خواتین اور بابا نور الدین صاحب ولی (نندہ رشی)، پرمانند اور میرزہ کاک وغیرہ جیسے صوفی شاعر اسی پاک سرزمین کی پیداوار ہیں، اور کشمیر کو ان برگزیدہ ہستیوں پر فخر ہے۔

للہ دید، اِرنہ مال، روپہ بھوانی، حبہ خاتون، نندہ رشی اور پرمانند وغیرہ کا کلام تو کسی نہ کسی شکل میں لوگوں کے سامنے آ ہی چکا ہے، اور بہت حد تک ان کی سوانح عمری سے بھی لوگ واقف ہیں۔ مگر جہاں تک میرزہ کاک کا تعلق ہے۔ ان کا کلام آج تک کئی وجوہ کی بنا پر شائع ہونے سے رہ گیا تھا۔ میں نے ان کی سوانح عمری کو سنہ ۱۹۶۰ء میں کتابی صورت دیکر شائع کیا۔

میرزہ کاک ایک بہت بڑے باکمال، روحانی ہستی اور بلند پایہ شاعر تھے۔ ان کی شاعری گیان اور روحانیت کا خزانہ ہے۔ ان کے معجزے اور

روحانی کمالات لامثال ہیں۔

سوامی جی کی سوانح عمری شایع ہونے کے فوراً بعد ہی مجھے اُن کے کلام کو کتابی صورت میں شایع کرنے کے لئے برابر اصرار ہوتا رہا، اور میں نے کام کو ہاتھ میں لیا۔ میرا خیال تھا کہ چیدہ چیدہ واکھوں کو اکٹھا کیا جائے اور ہر ایک واکھ کا ساتھ ساتھ سلیس ترجمہ اور وستار پوروک تشریح بھی کیا جائے، مگر کئی وجوہات اور مشکلات کی بنا، پر اس وقت سوامی جی کا کلام اس صورت میں کتابی شکل اختیار نہیں کر پایا۔ اس لئے فی الحال "مشتے نمونہ از خروارے" کے طور پر ہی یہ مجموعہ بغیر ترجمہ اور تشریح کے روحانی پیاسوں سوامی جی کے معتقدوں اور شائقین کی بھینٹ کیا جا رہا ہے۔

مجھے توقع ہے کہ ناظرین اس کتابچے سے ضرور مستفید ہونگے۔ کسی بھی قسم کے مُفید مشورہ کا کھُلے دل سے سواگت کیلئے میں ہر وقت خوشی محسوس کرونگا۔ میں اُن تمام دوستوں کا جنہوں نے مجھے اس نیک کام میں تعاون بخشا از حد مشکور رہوں۔ اُمید ہے کہ پڑھنے والے میری محنت کی داد دیکر میری حوصلہ افزائی کرینگے۔

سروانند کول - پریمی کاشمیری

مورخہ ۱۲ مئی سنہ ۱۹۶۳ء
(جیٹھ کرشنا دوتیا)

مختصر حالاتِ زندگی

شری میرزہ کاک ہانگل گُنڈ کے رہنے والے تھے۔ ہانگل گُنڈ کو کرناگ کے نزدیک ایک پُر فضا گاؤں ہے۔ آپ کے والد کا نام لسہ پنڈت اور آپ کے بڑے بھائی کا نام بھولہ پنڈت تھا۔ آپ کی کئی بہنیں بھی تھیں۔ آپ کا جنم پوہ شکلہ پچھ اکدوُ سموت ۱۸۰۵ میں ہوا ہے۔ کہتے ہیں بھولہ پنڈت کی ایک ماسی اچھن (تحصیل پلوامہ) میں بیاہی گئی، اور اُس کے کوئی اولاد نہ تھی۔ میرزہ پنڈت کو اس نے متبنٰے لیکر پالا پوسا۔ وہاں پر چھوٹی عمر میں ہی باپ کا انتقال ہو گیا، اچھی خاصی تعلیم حاصل کرنے سے رہ گیا۔ بچپن زمینداری میں گذرا۔ کچھ مدّت بعد ماں بھی اس دُنیا سے چل بسی۔ لاچار میرزہ پنڈت کو واپس اپنے بڑے بھائی کے پاس ہانگل گُنڈ آنا پڑا۔

بچپن سے ہی میرزہ کاک کا بھگوت بھجن اور خدا دوستی سے لگاؤ رہا۔ اچھن میں دیوی جی کے درشن دینے کی کہانی بھی مشہور ہے، کہتے ہیں کہ ایک روز کھیتوں میں ہل جوتنے کے وقت بھگوتی اسکی ماں کا رُوپ دھارن کر کے اپنے بھگت کو کھیر کا ایک تھال اپنے ہاتھوں سے کھلا گئی۔ اور اس پر میرزہ پنڈت پر

ایک عجیب قسم کی حالت طاری ہو گئی، اور اس پر روحانیت کی مستی چھا گئی۔

پٹھانوں کا دور تھا۔ ایک بار ہانگل گنڈ میں میرزہ کاک کو بھی بیگار کے لئے مجبور کیا گیا۔ پٹھان افسر نے لوگوں کی منت سماجت کرنے پر بھی میرزہ کاک کو بیگار سے مستثنےٰ نہ کیا۔ بالآخر میرزہ کاک کو چاول دس ترک سرینگر پہنچانے کا حکم ہوا۔ مقررہ دن کو صبح سویرے پیٹھ پر بوجھ اٹھا کر چل پڑا۔ اور اچھ بل کے نزدیک پہنچکر ایک لڑکی سامنے سے آتی دکھائی دی۔ لڑکی سے کچھ باتیں ہوئیں۔ چاولوں کی بوری بھی غائب اور لڑکی بھی، صرف میرزہ کاک ایک رسید لیکر واپس اسی روز دوپہر کو ہانگل گنڈ پہنچا۔ پٹھان افسر کو سرینگر گھاٹ کی رسید دیکھکر حیرت ہوئی۔ اور علاقہ بھر کے لوگ اور سرکاری کارندے میرزہ کاک کی روحانی بلندی اور طاقت کے قائل ہو گئے۔

ایک روز ایک عالم سرینگر سے میرزہ کاک کے پاس کچھ بادام لیکر آیا۔ میرزہ کاک نے باداموں کے دو حصے کر دئے۔ جو حصہ نو وارد کی طرف تھا، اُس کو توڑ کر گریاں نکالنے کو کہا گیا۔ نو وارد نے اس حصہ کے جتنے بھی بادام توڑے کسی ایک سے بھی گری نہ نکلی۔ بعد میں اپنی طرف والے باداموں کو توڑنے کو کہا اُن میں سے دو دو گریاں نکلیں۔ عالم شرمندہ ہوا، اور سوامی جی کے پیروں پڑا اور ان کی روحانی عظمت کا قائل ہو گیا۔ سوامی جی نے اُسوقت کہا ہے

۵ "پور منٹ کو گورمنٹ ملی - نہ زرہ حرکت نہ زرہ حرکتی"

سوامی جی ایک ہی وقت میں دو جگہوں پر دیکھے جاتے تھے - ایک بار سرینگر میں کسی نالوائی نے اُن کو گلی میں سے گذرتے دیکھا اور پرنام کیا، اور اُسی دن اور اُسی وقت وہ ہانگل گنڈ میں اپنے بھگتوں اور عقیدتمندوں کے سامنے اُپدیش دیتے رہے تھے -

سوامی جی کے رُوحانی کمالات اور چمتکاروں کا شمار ہی نہیں ہے - "گانگل" اور "بگر ڈجی" کے قصے بہت ہی مشہور ہیں - اُوفا نگری (ابراری آنگن) میں اُن کے ہمعصر ایک سدھ پُرش باکمال خدادوست رامانند رہا کرتے تھے - ایک دن سوامی جی کے درشنوں کیلئے اپنے بے شمار چیلوں کو ساتھ لیکر آئے - اور رامانند نے ہی ایک بڑی سبھا کے لئے چائے کا انتظام کروایا - کاک جی کے بغیر سب حاضرین نے پیالے پکڑ لئے - جونہی نوکر سماوار لیکر چائے بانٹنے لگا - تو سماوار میں چائے ندارد - رامانند کو بڑی شرمندگی ہوئی - سوامی جی نے اپنے نجا سماوار میں جس میں بمشکل تین پیالے پانی سما سکتے تھے، چائے تیار کروا کر سب حاضرین کی خاطر مدارات کی - اسطرح رامانند بھی سوامی جی کی روحانی عظمت کا قائل ہو گیا -

سوامی جی کو یوگیشوری للی ایشوری کے بھی درشن ہوئے ہیں - اور اُن کے درشن کے بعد سے ہی سوامی جی کی وانی کھل گئی - اور وہ اپنے ہزاروں واکھ کہہ گئے ہیں -

پٹھانوں کے دورِ حکومت میں سرکاری کاردار دیہاتوں میں علاقائی زرعی پیداوار کی دیکھ ریکھ اور حساب کتاب رکھنے پر مامور ہوا کرتے تھے۔ ایک روز شری شارکا دیوی کی طرف سے ایک مندرجہ کاردار کو ارشاد ہوا کہ وہ ہانگل گنڈ جا کر میرزہ کاک کو گورُو دیکھشا (روحانی ارشاد) سے فیض یاب کرے۔ اس طرح روحانی روایات کو برقرار رکھتے ہوئے میرزہ کاک کو دنیاوی مرشد کا فیض بھی حاصل ہوا۔ ویسے تو کاک جی ایک سدھ پرش (کامل انسان) تھے، اور بھگوتی کی کرپا اور ربلی الیشوری کے درشن ہی سے ان کو روحانی ارشاد حاصل ہوا تھا۔

سوامی جی نے اپنے بڑے بھائی بھولہ پنڈت سے ایک سال پہلے ہی چھیاسی برس کی عمر میں جیٹھ کرشنہ پچھ دوتیا کے دن سنان دھیان پوجا پاٹھ نیتہ نیم سے فارغ ہو کر رام کا نام جپتے درب آسن پر بیٹھ کر اپنی آتما کو پرماتما کے ساتھ لین کر دیا۔ اس بارے میں فارسی کے یہ شعر ملتے ہیں ؎

چوں زگلگشتِ جہاں آرام جست آں جانِ جاں - کاک میرزہ شاہِ عارفاں گام زد بر لامکاں
یوم شنبہ روزِ دوئی در کرشنہ پچھ ہنگام جیٹھ - درسنِ ہشتاد و شش فرمودہ اندانتر دھیان
از کمالِ اختیاری مکت گفت ہاتف بلے - جیب بجیتن لین دواصل پرم آنندش مکان

آخری شعر کے ساتھ "بلے" لفظ جوڑ کر سالِ وفات بحساب ابجد ۸۹۱ ہجری آتا ہے۔

ہر سال کاک جی کے انتر دھیان دِوس (یوم وفات) پر ان کی سمادھی پر ہانگل گنڈ میں ایک بڑا بھاری میلہ لگتا ہے۔ ہون وغیرہ بھی رچائے جاتے ہیں۔ اور کاک جی کے معتقد اور شردھالو لوگ اس شبھ دن پر دُور دُور سے آ کر اپنی عقیدت اور شردھا کے پھول چڑھاتے ہیں۔

واکھیہ (منظوم کلام)

کاک جی نے ہزاروں کی تعداد میں شعر کہے ہیں۔ ان کے شعروں کو عرفِ عام میں واکھیہ کہتے ہیں۔ اُن کے واکھیہ اُن کی رُوحانی عظمت کے آئینہ دار ہیں۔ گیان اور رُوحانیت کا بھنڈار ہیں۔ ویدوں، اپنشدوں شاستروں اور دیگر روحانی کتابوں کا لُبِ لباب اور نچوڑ اُن کے واکھیوں میں بھرا پڑا ہے۔ اُن کی بھاشا ملی جلی ہے۔ کلام میں کشمیری کے علاوہ عربی، فارسی اور سنسکرت کے الفاظ بکثرت ملتے ہیں۔ زبان بہت ہی سیدھی سادھی اور سلیس ہے۔ مگر ارتھ (معنی) کی گہرائی بہت ہے۔ ان کا کلام روحانیت کا ایک بحرِ بیکران ہے۔ اس بحرِ بے پایاں میں ڈبکی لگا کر اور تہہ تک جا کر ہی گیان اور روحانیت کے انمول موتی ہاتھ لگتے ہیں۔ ایک ایک واکھ کیا ہے، مانو دریا کو کوزے میں بند کیا ہوا ہے۔

کاک جی کوئی عالم نہیں تھے، اور نہ بہت پڑھے لکھے رُوحانیت کی بلندی کے لحاظ سے کاک جی نے سب کچھ جیسے ایک گھونٹ میں پی لیا تھا۔

کئی واکھیہ تو ایسے لگتے ہیں۔ مانو کسی وید کی رچا کا یا کسی اپنشد کے سوتر کا ہوبہو ترجمہ ہے۔ ایک ایک بھنگ کے سینکڑوں واکھ کہہ ڈالے ہیں۔ اُن کے معتقدوں میں ہندو اور مسلمان دونوں شامل ہیں۔ اور کئی واکھیوں میں ایسا تذکرہ بھی ملتا ہے۔ سوامی جی جو کچھ زبان سے کہتے گئے، اُن کے شیشیہ اور چیلے اُن کو نوٹ کرتے گئے۔ کلام کے جتنے بھی قلمی نسخے دستیاب ہیں، وہ سب فارسی رسم الخط میں ہیں۔

یوگیشوری للہ دید اور مہر عرفان نور الدین ولی کے کلام کی جھلکیاں آپکے واکھیوں میں نمایاں طور پر پائی جاتی ہیں۔ آپ اختصار پسند تھے ایک لفظ کہہ کر ایک کتاب کے مضمون کو سنبھالتے تھے۔ کسی بھگت نے آپ سے پوچھا کہ مہاراج مایا سے کیا مُراد ہے؟ آپ نے فرمایا۔ "مایا کو چھایا جانو"۔ بھگت نے مزید تشریح کی التجا کی۔ بولے "چھایا کو کایا جانو" اس سے بھگت کی تشفی ہوئی اور وہ پیروں پر پڑا۔

(اگلے صفحوں میں سوامی جی کے واکھیہ
ملاحظہ فرمائیے)

بھنگ نہ بجھن نام رامہٕ رامے

(۱)

پرلی گو عین سیہ گن
گن سُت ژود نہ منظور
اتیت گن اوم پورش
بجھن نام رامہٕ رامے

(۲)

اوم گو کمانی
زیوی زان تیری
نشانہ برہمیٔ
بجھن نام رامہٕ رامے

(۳)

اوم گو آدِ پُرشس
ناتھن ہنٛد سُو ناتھی
تس زانہٕ گژھ زانہِ سنتیٖ
بجھن نام رامہٕ رامے

(۴)

عُمر تیرٕ نہٕ گتھ گژھہِ نیرتھ
یِم تس لوے ین نہٕ فیرتھ
روزن گژھ بُرونٹھ سورِتھ
بجھن نام رامہٕ رامے

(۵)

بھکتِس ہٕ دے چھ ژھارن
بلکہ لولہٕ پتہ لارن
نچھ منزہ تس چھہٕ ژارن
بجھن نام رامہٕ رامے

(۶)

دیہ ناو ہینزہ رسیٔ
یتھ نۄ کانہہ بوزہٕ ٹھسیٔ
تتھ اندر سۄوی چُھہ کبسیٔ
بجھن نام رامہٕ رامے

(۷)

درتھی گُنز چھہ بیالی
کمٔل گُنز غمناوان
مأل گردفتہ گُنز چھس
جگھنس رامہٕ رامے

(۸)

درتھی زُنی چھہ بیالی
اکھ پۄن بیاکھ پاتی
اکھ سۄرگ بیاکھ نرکی
جابی رامہٕ رامے

(۹)

تس ناوُشامہ سُندر
گھرہ چھس زگہِ اندر
نیبر ناوُ وُچھنہ اندر
بجھن نام راہہ رامے

(۱۰)

اوم گوِ بھوت، بھوشِت
اوم گو ورتمانی
اوم زود پرہانی
اوپدیش راہہ رامے

(۱۱)

اوم ژونگ ارتھ بوزم
دلیف ژونم رمہ پوزن
پرنہ رشتولی مرِ دُرم
دمیدم راہہ رامے

(۱۲)

تس نو ہیم جمے
لیس دمادم سرہ لگے
"سوہم" سارکینہہ نہ غمے
نشچے رامہہ رامے

(۱۳)

کنوی شاہ گھس تہ وسی
ہر نوم سوی چھ لبی
موجود رود ہو سوی
عشق نوم رامہہ رامے

(۱۴)

دیو سوروی چھ نوی
ویژارئی یوت میونوی
بم زون تمی مونوی
نجھن نام رامہہ رامے

(۱۵)

شٕ نفس اَکھ پرانی
شیٹھ پران گیہ گرٕی
شیٹھ گرِہ دٕوہ تہٕ راتی
حابیٔ رامہٕ رامے

(۱٦)

پیلاد ریوش چھُہ دنَن
کُس کُن ؛ طالبئی
یُتوی یوُت چھُوی لبیٔ
بجھن نام رامہٕ رامے

(۱۷)

بند آب گڑِھ گندے
بکہ وُنِ بریہ دُلوی
پران چھُم بکہ دُلوی
بند گندہ، رامہٕ رامے

(١٨)

آسہ وُن بیتھ چھُ لرَے
بُولہ وُن پانہ ہرے
لیُس ژھانڈہِن سُوی گرے
بجھن نام رامہ رلمے

(١٩)

دُود منڈِتھ نیرہ تھمُن ستے
گیٖو لُباب وچھتہ مُشک
منڈِنہ رُشس گتہ نیرس
مجال چھا رامہ رلمے

(٢٠)

بُت تاَن واتہِ نظر
توتوی تاَن واتہِ بُدھی
تیتہِ تورہ تاوُ چھہ بُدھی
بپلہ تی رامہ رلمے

(۲۱)

گوٗر آم رُوٗپ اوتار
گوٗرنم اُوپدیشی
گوٗلُن اگیان بُوٗوٗن گیان
مُنفتہ سٔئی رامہٕ رامے

(۲۲)

رازہ یُوگ چھُہ بِہ دِنَن
شبد یُزِ پأٹھ گوٗمہٕ کنَن
اورِہ یُورِہٕ نِشہ مَن اَن
سوٗتا سیدھ رامہٕ رامے

(۲۳)

شبد بِہ ہم پاتہ الیشر
نوٗی بالکا پر میشر
نخنن ڈُبو سہ الیشر
نتہ کتھہ رامہٕ رامے

(۲۴)

دُنیا ہس یم زہ موکُل
یس نشیچی آتمہ بُدھی
دویم گونشُبدھی!
ظاہری رامہ رامے

(۲۵)

وِنہ ہا پزہ پوزوی
فاش ماگرِژھ یرِس
دھیانہ رست دھیان چھ وزن
بجھن نام رامہ رامے

(۲۶)

سادس شوی چھ گارن
پانی شوی چھ تارن
سیت رلہ زار یارن
نیک پاک رامہ رامے

(۲۷)

برہم زان پرم آکاش
تت ناؤ شوپرکاش
وچھتہ کاو گرسندیہ نقاش
ستر یزی رامہ رامے

(۲۸)

بوده سئی دپو کھے حق
نمودی دپو کھ خلق
ستیم برہم زگت میتھیا
دین چھم رامہ رامے

(۲۹)

"فقر" گو یہ حرف
فنا "ف" "قاف" قبول
"رے" معنی علین ریات
کرنی رامہ رامے

(۳۰)

شر یرِ خام پخته سُوئی یئے
بوزُم پرِ تھ جایہ سُوئی یئے
پخته کاره سئی ژلہِ دُوی یئے
بجھن نام رامہِ رامے

(۳۱)

بدخشان لال نیرن
کس نِش ؟ کانہِ تشے
لال موٗل بیش بہائی
کرس تو رامہِ رامے

(۳۲)

علمس اہنکاری
لنجمی اندھکاری
امہِ گرِ ھت چھُوی تاری
بجھن نام رامہِ رامے

(۳۳)

وِنا گوڑ میلہٕ نہٕ گیانی
وِنا تف بنہٕ نہٕ راجۍ
وِنا بینز بیٹھہٕ نہٕ جگی
اُو پدی رامہٕ رامے

(۳۴)

پنڈت گوم شالچی
بیس گاش پانہٕ دُو گاش
واکھ وِنتھ گو سُوی شُرہ
پُرٕ پاٹھ رامہٕ رامے

(۳۵)

گو ست سنگ اسپ عراق
از تن گوڈہ ویراگ
دیدار لتس چھُ خوراک
بھجن نام رامہٕ رامے

بھنگ۔ رَب صاحب پریہ جی

(۱)

چھُہ مِہ سورُوی شِوہ مئے
گڑِھہ نَے بوَ دِلِوہ لے
چھُمْ پران، وَے پانہٕ آتم
رَب صاحب پریہ جی

(۲)

آوُ گاہے آدم گاہی ہوا
آتما، شکھت، شِوزٕ ہیُ
چھُس پانٕژن بُوتن ہُند جامے
رُوحِ ربہ شُسی پریہ جی

(٣)

شوچهه کنُوي موُرخ بلنُوي
ونهه کياه، ونهه ربه شئي
شوي نت ساري انت ڙاڙي
رب صاحب پربه جي

(٤)

ڙهانجامئي اوس گره دئي
سر ڇهه پرڏي سارڻي
ناوبه ناوئي روزه هردئي
رب صاحب پربه جي

(٥)

گور کيو هيو، ديپڻي هيو
غبرڦي سارڻي سوهي
ڇهي رنگ رهينه دفته کيو هيو
رب صاحب پربه جي

(۶)

کرَم شیرتے یوگ جغرات
سادہ سنگ ٹھن مندہ سئی
گیان گیوئی مُشک و گیان
رب صاحب پرَبہ جی

(۷)

پادشاہ سنٹر رنگہ ژرئی
مہ چھ گرئی پانڑ شوی
تھرہ گلاب فول ژھری
رب صاحب پرَبہ جی

(۸)

کرَم ناوہ نالہ ناوہ شیلاہ
لوُ جبہ میلہ ہالتس
گفت پیرہ مغان آلو پیلا
رب صاحب پرَبہ جی

(۹)

گور برانی سوار زانی
جانِ جانان شو وُ جھنئی
جا پہ جا پہ چھمُ یارہ وانی
رَب صاحب پرہ بہ جی

(۱۰)

پوو پائزہ تہ شیکارکاں تہ شیکار
پائزمُ تکن لذھتئ
گوشا ستر کانئ پائزہ گیانی
رب صاحب پرہ بہ جی

(۱۱)

کینشرو آرہ بلے لال لئ
برہ نیر تھ نیاسہ دئ
کہینیہ آیہ فیر تھ سنگال دلیف
رب صاحب پرہ بہ جی

(۱۲)

دٕیٖ دیُوتنم درنگہِ پیٹھے
زٕنگہِ گنڈِتھ مالہِ نوٹ ٹے
دٕیٖ بوُزَم پانہٕ ووتھم
رٕب صاحب پرٕبہٕ جی

(۱۳)

لَیس ژٕلہِ دُوی تہٕ الشیرزانی
ہیوٗوی مانہِ پرٕ تہٕ پان
اندرٕ نیٖبرٕ لیُس کنُوی زانی
رٕب صاحب پرٕبہٕ جی

(۱۴)

آڈٕ روُپ گویا کنزہِ پوٗرٕ
چھُم ڈیُود گورٕی پیرِسوُی
تن ناون من ناون
رٕبہٕ صاحب پرٕبہٕ جی

بھنگ۔ تیوٗتھ ورٕمہٕ دِتم دیوٚ

(۱)

بوٗمہ زٕوٗ وٗکوک بوٗمہ ساد آ
تٕس تورِ ئیٔ لوٗتیتھ نا دا
تمہٕ پوٗتلِن شردھا گیوٗی
تیوٗتھ ورٕمہٕ دِتم دیوٚو

(۲)

پدمان پوٗرچہ سٕلکلے
تمہٕ گلے امرت چیوٗہ
تمہٕ شوٗ وٗچھہ تھلہٕ تھلے
تیوٗتھ ورٕمہٕ دِتم دیوٚو

(٣)

ژُوکہ بھوَہ پنجہ بکجے
ژِھنڈ ڈُو وِتھ لدُن پچے
سیت جانا وارن ژٔجی
تیُوتھ ورمہ دِتم دیوو

(۴)

شُوزہ رَنیس پیتے پھُل
تمُ دمُس وخُن گیوُمی
شُوزہ ہرہ موکچہ وچھیت ژوُلی
تیُوتھ ورمہ دتم دیوو

(۵)

دیُوت گنہ کَرِ برَس تورُوی
تیتہ شوِ مآل زارکیُت کری
سوُ تیتہ ژون ہیرن پراریو
تیُوتھ ورمہ دِتم دیوو

(۶)

ہرہ ژندر ازس اُوشہ نرے
تم تور کُن ناموش نیوُوی
گژھت روُدم کاکُج گرے
تیُوتھ ورمہ دِتم دیوو

(۷)

سہزہ کئن سہز آندی
آگرندیٔ کرن نیبوو
تس نیابیٔ تہ کال گواندی
تیُوتھ ورمہ دِتم دیوو

(۸)

زلیُورہ وُچھاوُ گاڈن
تمُ زلیُور کوتاہ رلیوُوی
تیُوتھ ورمہ دِتم دیوو

بھنگ۔ توشہ ہم اکہ وینیر پوشے

(۱)

نکلاہ سوی ڈیونٹھ میہ تعجب شکلِ آدم لیس
بزرہ اندرے پوز سوسودا یرزہ ناوم تس
شیشہ شریرئے چھہ پرتھ چیتیہ پانس مس
توشہ ہم اکہ وینیر پوشے سو نہ پوشے سوی

(۲)

سو پرکاشے درایہ ژٹا سوی چھہ سیر لیس گاش
نشہ پانس پوز میہ بھاشا، ترِ نی زان چھہ گاش
غود سجو دی یار چھہ پانے خاص تندوی بہ داس
توشہ ہم اکہ وینیر پوشے سو نہ پوشے سوی

(۳)

گیٛنہٕ سٕیت دل کانہہ نہ میلن وارہٕ ونزہٕ کس
دھرمٕ دان تیٚ ہمٕ تہٕ یگن ییس چھہٕ شرگٕژھ پرٛشم
شبد وانی چھم ونن، چھُس تہٕ پانے چھیس
توشہٕ ہم اکہٕ ونیہ پیشے سونہٕ پوشے شوٗی

(۴)

کھینہ چینہ ناش گژھہٕ شرگس مُوڈہ آنند لس
وِشے آنندگو آگیان تَت چھُہٕ گگن رٕس
پرمہ آنندی چھہٕ دپان سُے معرفت لس
توشہٕ ہم اکہٕ ونیہ پیشے سونہٕ پوشے وٗی

(۵)

راگہٕ گگن ونہٕ زٕوسی، موٗہہٕ واندرہٕ تہٕ مور
رشٕہ شرنگ موکلیہمت راگہٕ ونہٕ ہیوٗ وول
دتاتری چھُنہٕ ماتن راگہٕ والِس گور
توشہٕ ہم اکہٕ ونیہ پیشے سونہٕ پوشے شوٗی

مُصنّف کی یہ کتابیں ضرور پڑھیں:-

(۱) شریمد بھگوت گیتا کشمیری ترجمہ منظوم شلوک وار
حصّہ اوّل و دوئم
قیمت:- فی حصّہ ۵۰ نئے پیسے

(۲) میرزہ کاک (اردو) سوانح عمری (نثر)
قیمت:- ۴۰ نئے پیسے

(۳) شری روپ بھوانی (اردو) سوانح عمری (نثر)
قیمت:- نئے پیسے

ملنے کا پتہ:-

(۱) مصنّف

(۲) گوبند تودھارا ہاؤس، گنپت یار، سرینگر کشمیر

(مارتنڈ پریس سرینگر)

کتبہ: غلام رسول سولنہ سرینگر